

## از عدالت الاعظمیٰ

راجہ بہادر ویششور سنگھ ودیگران

بنام

کمشنر آف انکم ٹیکس، بہار اور اڑیسہ

(جے۔ ایل۔ کپور، ایم۔ ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز)

انکم ٹیکس۔ فاضل رقم کے ساتھ حصص اور سیکیورٹیز کی خرید و فروخت۔ اس طرح کے لین دین، اگر حصص میں سرمایہ کاری یا کاروبار کی رقم۔ پرکھ۔ اضافی فروخت سے حاصل ہونے والی رقم۔ اگر کاروباری منافع یا سرمایہ میں محض اضافہ۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11 آف 1922)، دفعہ 66 (2)۔

اپیل کنندہ اپنا نقد سرپلس شیئرز اور سیکیورٹیز میں لگاتا تھا اور اس سے متعلق بک نمبر 1 نامی اکاؤنٹ بک رکھتا تھا۔ 1930 سے 1941-42 کے عرصے کے دوران اس نے بڑی تعداد میں شیئرز اور سیکیورٹیز خریدے جو کہ اکاؤنٹنگ سال 1941-42 تک 14.91 لاکھ روپے کے تھے۔ اس نے کئی لاکھ مالیت کے کچھ شیئرز اور سیکیورٹیز فروخت کیں اور ان سیلز پر کچھ خاص منافع کمایا۔ 1940 میں اپیل کنندہ نے اپنے بھائی، درجہ نگہ کے مہاراجہ سے بڑی رقم ادھار لی اور اکاؤنٹ نمبر 2 کے نام سے ایک نیا اکاؤنٹ کھولا جس میں مہاراجہ سے ادھار لیے گئے پیسوں میں سے خریدے اور بیچے گئے حصص سے متعلق تمام اندراجات درج تھے۔ تشخیصی سال 1944-45 سے 1948-49 میں حصص کی خرید و فروخت سے اپیل کنندہ کے منافع کی رقم کئی لاکھ تھی اور انکم ٹیکس آفیسر نے انہیں کاروباری منافع کے طور پر انکم ٹیکس کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر نے تشخیص کو برقرار رکھا لیکن سال 1944-45 کے منافع کو خارج کر دیا۔ دونوں فریقوں کی اپیل پر اپیلٹ ٹریبونل نے اس ثبوت پر فیصلہ کیا کہ اپیل کنندہ کو حصص اور سیکیورٹیز میں ڈیلر سمجھا جانا تھا اور اس وجہ سے

منافع انکم ٹیکس کے قابل تھا۔ ہائی کورٹ نے انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 66(2) کے تحت درج ذیل دو سوالات کیے اور اثبات میں ان کا جواب دیا:-

"(1) کیا کیس کے حالات میں، اپیلٹ ٹریبونل کے اس کھوج کی حمایت کرنے کے لیے کوئی مواد موجود ہے کہ تعین کنندہ ہر ایک اکاؤنٹ کے حوالے سے شیئرز اور سیکیورٹیز کا ڈیلر تھا اور اس لیے اس پر ٹیکس عائد کرنا واجب ہے؟

(2) چاہے 1941-42 کی تشخیص کے سلسلے میں اپیلٹ ٹریبونل کے فائنڈنگ کے حوالے سے، موجودہ کیس میں اپیلٹ ٹریبونل کے سامنے یہ موقف رکھنے کے لیے کھلا تھا کہ حصص اور سیکیورٹیز کی خرید و فروخت کے منافع اور لین دین کی رقم منافع کے برابر تھی۔ کاروبار اور اس پر ٹیکس عائد کیا جائے گا؟"

خصوصی اجازت کی طرف سے اپیل پر اپیل کنندہ نے دیگر باتوں کے ساتھ یہ استدلال کیا کہ زمیندار ہونے کے ناطے حصص کی خرید و فروخت اس کی معمول کی سرگرمی نہیں تھی اور وہ ایسا کوئی کاروبار نہیں کرتا تھا لیکن اس کی خرید و فروخت اس کی زائد رقم کی سرمایہ کاری کی نوعیت میں تھی۔ اور اس وجہ سے سیلز کے ذریعے موصول ہونے والی زائد رقمیں سرمایہ کی رسیدیں تھیں جو محض اضافی تھیں نہ کہ منافع۔

منعقد کیا گیا، کہ تیار کردہ مواد اور ثابت شدہ حقائق پر اپیل کنندہ کو صحیح طور پر اندازہ لگایا جانا چاہئے۔ اس طرح کے لین دین پر لاگو اصول یہ ہے کہ جب ایک عام سرمایہ کاری کا مالک اسے حاصل کرنے کا انتخاب کرتا ہے اور اس کے لیے اس کی ادا کردہ اصل قیمت سے زیادہ قیمت حاصل کرتا ہے، تو بڑھی ہوئی قیمت انکم ٹیکس کے لیے قابل قدر منافع نہیں ہے، لیکن جہاں موجودہ صورت میں جو کچھ کیا گیا ہے وہ محض ایک وصولی یا سرمایہ کاری کی تبدیلی نہیں ہے بلکہ ایک ایسا عمل ہے جس میں کاروبار کو صحیح معنوں میں آگے بڑھایا جا رہا ہے جس کی وصولی کی گئی رقم کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

جی۔ ویٹکناسوامی نائیڈو اینڈ کو بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، (1959) 1 ایس سی آر 464، اور نیٹل انویسٹمنٹ کو۔ لمیٹڈ بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، (1958) 49 ایس سی آر 49، راجہ بہادر کا مکشیہ نارائن سنگھ بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، بہار اور اڑیسہ، (1943) 70 I.A L.R 180، زیر بحث۔

لیکن دین کی اہم نوعیت، کتابوں کو برقرار رکھنے کا طریقہ، خریدے اور بیچے گئے حصص کی مقدار اور خرید و فروخت اور ہولڈنگ کے درمیان تناسب نے ٹریبونل کو اس نتیجے پر پہنچنے کا جواز پیش کیا کہ اپیل کنندہ حصص کا سودا کر رہا تھا۔ کاروبار کے طور پر ہائی کورٹ ان نتائج میں مداخلت نہیں کر سکتی تھی اور اس نے صحیح طور پر سوالات کا اثبات میں جواب دیا۔

انکم ٹیکس کے معاملات میں ریجڈریکا ٹا نام کی کوئی چیز نہیں ہے اور یہ اپیلٹ ٹریبونل کے سامنے یہ فیصلہ دینے کے لیے کافی کھلا تھا کہ اس نے کیا ہے۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبرز 137 تا 141 آف 1958۔

متفرق میں پٹنہ ہائی کورٹ کے 26 اپریل 1956 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپریل 1955 کے عدالتی مقدمات نمبر 362 تا 366۔

اے۔ وی۔ وشوانا تھ ساستری، ایس۔ کے۔ محمد اور آئی۔ این۔ شراف، اپیل کنندگان کے نمبر 2 سے 4 (تمام اپیلوں میں)۔

ہر دیال ہارڈی اور ڈی۔ گپتا، مدعا علیہ کیلئے (تمام اپیلوں میں)۔

15 دسمبر 1960 کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس کپور۔ جائزہ لینے والا جو اپیل کنندہ ہے پٹنہ ہائی کورٹ کے فیصلے اور حکم کے خلاف یہ پانچ اپیلیں لائے ہیں جس کے ذریعے اس نے اپیل کنندہ کے خلاف انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66(2) کے تحت بیان کردہ دو سوالات کے جوابات انکم ٹیکس کمشنر کے حق میں دیے ہیں۔

اپیل کنندہ در بھنگہ کے آنجنمانی مہارادھی راجہ کا بیٹا اور موجودہ مہاراجہ کا بھائی ہے۔ والد کا انتقال

1929 میں ہوا اور اپیل کنندہ کو راج نگر کی جائیداد دیکھ بھال کے ذریعہ دی گئی۔ انہیں 30,000 روپے کا سالانہ الاؤنس بھی دیا گیا جسے بعد میں بڑھا کر 48,000 روپے کر دیا گیا۔ 1929 سے، اپیل کنندہ نے اپنا کیش سرپلس شیئرز اور سیکورٹیز میں لگایا، جس کا اکاؤنٹ اکاؤنٹ بک نمبر 1 میں درج تھا۔ سال 1930 سے لے کر سال 1941-42 تک اپیل کنندہ نے بڑی تعداد میں شیئرز خریدے۔ اور سیکورٹیز جو کہ اکاؤنٹنگ سال 1941-42 تک 14.91 لاکھ روپے کی تھیں۔ اس مدت کے دوران اپیل کنندہ نے اکاؤنٹنگ سال 1936-37 اور 1939-40 میں بالترتیب 1.48 لاکھ اور 69 لاکھ روپے کی مالیت کے حصص اور سیکورٹیز فروخت کیں۔ اس نے ان سیلرز پر کچھ خاص منافع کمایا لیکن سابق کیس میں کمشنر آف انکم ٹیکس اور مؤخر الذکر کیس میں انکم ٹیکس ٹریبونل کے حکم کے تحت، ان رقم کو انکم ٹیکس میں نہیں لگایا گیا۔ اکاؤنٹنگ سالوں میں 1942-43 سے 1946-47 تک اپیل کنندہ نے کچھ شیئرز اور سیکورٹیز خریدے اور بیچے۔ اکاؤنٹ نمبر 1 میں اندراجات درج ذیل ہیں:-

| سال                | سال کے آغاز میں قیمت پر<br>حصص اور سیکورٹیز کی کل<br>قیمت | سال کے دوران خریدے گئے<br>حصص اور سیکورٹیز کی کل لاگت | سال کے دوران فروخت<br>ہونے والے حصص اور<br>سیکورٹیز کی کل قیمت |
|--------------------|---|---|--|
| 1350 FS<br>1942-43 | 14.66 لاکھ روپے   | صفر   | 4.68 لاکھ روپے<br>(13 اشیاء)                                   |
| 1351 FS<br>1943-44 | 9.98 لاکھ روپے  | 2.37 لاکھ روپے<br>(4 اشیاء)                           | 4.16 لاکھ روپے<br>(12 اشیاء)                                   |
| 1352 Fs<br>1944-45 | 8.20 لاکھ روپے  | 3.05 لاکھ روپے<br>(2 اشیاء) و دیگر کال کے پیسے        | 0.69 لاکھ روپے<br>(3 اشیاء)                                    |
| 1353 Fs<br>1945-46 | 10.52 لاکھ روپے   | صفر   | 1.03 لاکھ روپے<br>(3 اشیاء)                                    |
| 1354 Fs<br>1946-47 | 9.50 لاکھ روپے  | 15.83 لاکھ روپے<br>(9 اشیاء)                          | 3.39 لاکھ روپے<br>(2 اشیاء)                                    |

اور ان تمام سالوں میں اپیل کنندہ نے منافع کمایا جو اکاؤنٹنگ سال 1942-43 میں 2,56,959 روپے سے اکاؤنٹنگ سال 1946-47 میں 33,174 روپے تک تھا۔

16 جولائی 1940 کو، اپیل کنندہ نے مرکٹائل بینک آف انڈیا کے ساتھ اور ڈرافٹ کا بندوبست کیا اور حصص کی خریداری کے لیے 10,000 روپے درحقیقت واپس لے لیے۔ لیکن اس کے بھائی مہاراجہ نے اسے بغیر سود کے 10 لاکھ روپے دیے اور اس طرح اور ڈرافٹ کی ادائیگی ہو گئی۔ اپیل کنندہ کی کتابوں میں ایک نیا اکاؤنٹ کھولا گیا جس کا نام نمبر 2 انویسٹمنٹ اکاؤنٹ تھا جس میں مہاراجہ دھیراج سے ادھار لیے گئے حصص کے خریدے اور بیچے گئے تمام اندراجات تھے۔ اس اکاؤنٹ میں مختلف سالوں کے اندراجات درج ذیل تھے:-

| سال                | سال کے آغاز میں قیمت پر حصص اور سیکورٹیز کی کل قیمت | سال کے دوران خریدے گئے حصص اور سیکورٹیز کی کل لاگت | سال کے دوران فروخت ہونے والے حصص اور سیکورٹیز کی کل قیمت |
|--------------------|---|--|--|
| 1347 FS<br>1939-40 | صفر   | 6.05 لاکھ روپے<br>(8 اشیاء)                        | صفر  |
| 1348 FS<br>1940-41 | 6.50 لاکھ روپے                                      | 6.21 لاکھ روپے<br>(32 اشیاء)                       | 1.78 لاکھ روپے<br>(1 اشیاء)                              |
| 1349 Fs<br>1941-42 | 10.47 لاکھ روپے                                     | صفر  | صفر  |
| 1350 Fs<br>1942-43 | 10.55 لاکھ روپے                                     | 0.24 لاکھ روپے<br>(1 اشیاء)                        | 3.60 لاکھ روپے<br>(2 اشیاء)                              |
| 1351 Fs<br>1943-44 | 7.80 لاکھ روپے                                      | (دار بھنگ شوگر)                                    | 3.60 لاکھ روپے<br>(9 اشیاء)                              |
| 1352 Fs<br>1944-45 | 6.49 لاکھ روپے                                      | صفر  | 1.25 لاکھ روپے<br>(3 اشیاء)                              |
| 1353 Fs<br>1945-46 | 5.23 لاکھ روپے                                      | 9.65 لاکھ روپے<br>(1 اشیاء)                        | 0.30 لاکھ روپے<br>(1 اشیاء)                              |
| 1354 Fs<br>1946-47 | 14.60 لاکھ روپے                                     | 11.04 لاکھ روپے<br>(5 اشیاء)                       | 9.65 لاکھ روپے<br>(1 اشیاء)                              |

ہائی کورٹ نے اپیل کنندہ کے لین دین کو تین ادوار میں تقسیم کیا، یعنی سال 1930-31 سے 1940-41، 1941-42 سے 1943-44 اور 1944-45 سے 1948-49 تک۔ پہلی مدت میں جیسا کہ اکاؤنٹ کا بیان ظاہر کرتا ہے کہ دو سیلز متاثر ہوئیں جس میں ایک منافع ہوا جس کا دعویٰ اپیل کنندہ نے سرمایہ کی قدر کے طور پر کیا۔ وہ دونوں رقمیں ایک معاملے میں انکم ٹیکس حکام کے پاس تھیں اور دوسرے میں انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل کے پاس سرمایہ کاری کی تبدیلی کے طور پر تشخیص سے مستثنیٰ ہونے کے لیے۔ اسی طرح دوسری مدت کے دوران بھی تشخیصی سال 1942-43 کے لیے 39,325 روپے کی رقم کو قابل ٹیکس نہیں ٹھہرایا گیا۔ اس طرح دوسری مدت میں تعین کنندہ کو کسی قسم کی تجارت نہ کرنے پر ٹھہرایا گیا۔ تیسری مدت میں، یعنی، تشخیصی سال 1944-45 سے 1948-49 تک حصص کی خرید و فروخت سے اپیل کنندہ کو حاصل ہونے والا منافع درج ذیل تھا:-

|         |                       |
|---------|-----------------------|
| 1944-45 | روپے 2,62,000 اور طاق |
| 1945-46 | روپے 3,95,000 اور طاق |
| 1946-47 | روپے 1,57,000 اور طاق |
| 1947-48 | روپے 1,33,000 اور طاق |
| 1948-49 | روپے 76,000 اور طاق   |

انکم ٹیکس آفیسر نے ان کو کاروباری منافع کے طور پر انکم ٹیکس کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ اپیل پر اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر نے 1944-45 اور 1945-46 کے منافع کو خارج کر دیا لیکن سال 1946-47 سے 1948-49 کے لیے جائزوں کو برقرار رکھا گیا۔ دونوں فریقوں نے اپیلیٹ ٹریبونل میں اپیل کی۔ اس نے ثبوت پر کہا کہ اپیل کنندہ کو حصص اور سیکیورٹیز میں ڈیلر کے طور پر شمار کیا جانا تھا اور اس وجہ سے منافع کا تخمینہ انکم ٹیکس کے قابل تھا۔ اپیل کنندہ نے انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 66(1) کے تحت بیان کیے جانے والے کیس کی درخواست کی۔ اس درخواست کو خارج کر دیا گیا لیکن ہائی کورٹ نے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66(2) کے تحت قانون کے دو سوالوں پر مقدمہ درج کرنے کا حکم دیا۔ سوالات درج ذیل تھے:

(1) کیا کیس کے حالات میں، اپیلٹ ٹریبونل کی اس کھوج کی حمایت کرنے کے لیے کوئی مواد موجود ہے کہ تعین کنندہ ہرا کا ونٹس کے حوالے سے شیئرز اور سیکورٹیز کا ڈیلر تھا اور اس لیے اس پریکٹس عائد کیا جائے گا؟

(2) آیا، 1941/42 کی تشخیص کے سلسلے میں اپیلٹ ٹریبونل کے نتائج کو مد نظر رکھتے ہوئے، موجودہ کیس میں یہ اپیلٹ ٹریبونل کے سامنے کھلا تھا کہ منافع اور حصص اور سیکورٹیز کی خرید و فروخت کے لین دین کی رقم کاروبار کے منافع کے لیے اور اس لیے ٹیکس وصول کرنے کے لیے ذمہ دار؟

ہائی کورٹ نے قرار دیا کہ ٹریبونل نے جن حقائق اور حالات کو تلاش کرنے پر غور کیا وہ ٹریبونل کے سامنے اس فائنڈنگ کی حمایت کرنے کے لیے مواد تھے اور پہلے سوال کا جواب اثبات میں دیا گیا اور اس لیے اپیل کنندہ کے خلاف۔ دوسرے سوال کا جواب پھر اثبات میں اور اپیل گزار کے خلاف تھا جو خصوصی اجازت پر اس عدالت میں آیا ہے۔

اپیل کنندہ کی جانب سے استدلال کیا گیا کہ وہ حصص کی خرید و فروخت کا کاروبار نہیں کر رہا تھا بلکہ اس کی خرید و فروخت اس کی زائد رقم کی سرمایہ کاری کی نوعیت تھی اور اس لیے سیلز سے حاصل ہونے والی زائد رقم صرف سرپلس ہونے کی وجہ سے کیپیٹل ریسیٹس تھی۔ اور منافع نہیں۔ یہ بھی عرض کیا گیا کہ اپیل کنندہ ایک زمیندار ہونے کے ناطے شیئرز کی خرید و فروخت اس کی معمول کی سرگرمی نہیں تھی۔ کہ اس کی بڑی آمدنی تھی اور یہ اس کی اضافی آمدنی تھی جسے وہ حصص خریدنے میں لگا رہا تھا اور جب بھی اسے منافع بخش معلوم ہوا تو اس نے اپنی ہولڈنگز اور سیکورٹیز کو تبدیل کر لیا اور 1931-32 کے کئی سالوں سے وہ حصص خریدتا رہا لیکن اس نے ایسا کیا۔ انہیں فروخت نہ کریں؛ کہ سرمایہ کاری کی نوعیت ہی ایسی تھی کہ انہیں مسلسل تبدیل کرنا پڑتا تھا تاکہ سرمایہ کاری کی گئی رقم سرمایہ کار کے بہترین فائدے کے لیے استعمال کی جاسکے۔ اور یہ کہ فروخت واقعی اس مقصد کے لیے تھی کہ اس رقم کو دوبارہ کام میں لایا جائے جو اس نے اپنے بہترین فائدے کے لیے لگائے تھے۔

اپیل کنندہ کے وکیل نے اپنی عرضی کی حمایت میں بعض مقدمات پر انحصار کیا کہ پہلا سوال جو اٹھایا گیا تھا وہ وسیع پیمانے پر تھا اور اسے ہائی کورٹ نے غلطی سے روک دیا تھا اور یہ کہ اس کی اصل درآمد وہی ہے جو سوالات میں اٹھائے گئے تھے۔ مندرجہ ذیل مقدمات کا فیصلہ اس عدالت نے کیا۔ اس نے جی وینکٹا سوامی نائیڈو اینڈ کمپنی بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، اور نیٹل انویسٹمنٹ کمپنی، لمیٹڈ بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی پر انحصار کیا۔ سابق کیس میں تعین کنندہ نے ملز سے ملحقہ زمین کے چار پلاٹ خریدے جس کا وہ فیچنگ ایجنٹ

تھا۔ مختلف تاریخوں پر اور تقریباً پانچ سال بعد انہیں ملوں کو فروخت کر دیا جس میں اس نے اپنی قیمت خرید سے تقریباً 43,000 روپے زیادہ وصول کیے۔ اسے انکم ٹیکس حکام نے منافع پر فروخت کرنے کے مقصد سے خریداری کے طور پر سمجھا۔ اس سوال کا حوالہ دیا گیا تھا کہ کیا تجارت کی نوعیت میں ایک مہم جوئی سے پیدا ہونے والی آمدنی کے طور پر اس رقم کے تعین کے لیے مواد موجود تھا۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ لین دین کی نوعیت یہی تھی۔ اپیل پر اس عدالت نے کہا کہ اس سے پہلے کہ ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ تجارت کی نوعیت میں ایک مہم جوئی ہے، اسے تجارت یا کاروبار کے تصور سے وابستہ قانونی تقاضوں کو مد نظر رکھنا ہوگا اور یہ کہ اس طرح کا سوال قانون اور حقیقت کا ملا جلا سوال۔ یہ بھی کہا گیا کہ جہاں کوئی شخص زمین میں پیسہ لگانے کے ارادے سے لگاتا ہے اور پھر اسے منافع پر فروخت کرتا ہے تو یہ سرمایہ میں اضافے کا معاملہ ہے نہ کہ تجارت کی نوعیت کے ایڈونچر سے حاصل ہونے والا منافع لیکن اگر کوئی خریداری صرف اور صرف کی جائے۔ خاص طور پر اس کو منافع پر دوبارہ فروخت کرنے کے ارادے کے ساتھ اور خریدار کا کبھی بھی جائیداد کو اپنے لیے رکھنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا اس میں ایک مضبوط پیشگی قیاس ہوگا کہ لین دین تجارت کی نوعیت میں ہے لیکن یہ بھی ایک ناقابل تردید قیاس تھا۔ کسی بھی تردید کے ثبوت کی عدم موجودگی میں خریداری کو بعد کے زمرے میں آتا ہے، یعنی تجارت کی نوعیت میں مہم جوئی۔ اور نیٹل انویسٹمنٹ کیس (J) میں تعین کنندہ ایک سرمایہ کاری کمپنی تھی۔ اس نے کچھ حصص خریدے تھے اور ان کو فروخت کیا تھا اور ان حصص کے برابر ہونے کا دعویٰ کیا تھا کہ اس نے ایک سرمایہ کار کے طور پر سلوک کیا نہ کہ اس بنیاد پر کہ اس نے حصص کی خرید و فروخت میں کوئی کاروبار نہیں کیا۔ ہائی کورٹ میں ریفرنس کے لیے جائزہ لینے والے کی درخواستیں اس بنیاد پر مسترد کر دی گئیں کہ ٹریبونل کے حکم سے قانون کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوا۔ یہ سوال یہ تھا کہ کیا تعین کنندہ کا کاروبار حصص اور جائیدادوں میں لین دین کے مترادف ہے یا محض سرمایہ کاری ہے، یہ قانون اور حقائق کا ملا جلا سوال تھا اور پائے جانے والے حقائق کا قانونی اثر قانون کا سوال تھا اور اس عدالت نے کیس کا حکم دیا۔ دوسوالوں پر بیان کیا جائے جو اس نے بنائے ہیں۔ ایک سوال موجودہ کیس کے پہلے سوال سے ملتا جلتا تھا لیکن دوسرا سوال وسیع تر تھا، یعنی، کیا حصص وغیرہ کی فروخت سے ہونے والے منافع اور نقصانات پر کاروباری منافع کے طور پر ٹیکس لگایا جاسکتا ہے۔

موجودہ کیس میں ہائی کورٹ کو جس سوال کا جواب دینا تھا وہ ایک تنگ سوال تھا اور عدالت کے سامنے موجود مواد پر اس کا جواب بجا طور پر اثبات میں دیا گیا تھا۔ لیکن یہاں تک کہ اگر سوال کو طول و عرض میں وسیع تر مان لیا جائے، تیار کردہ مواد اور ثابت شدہ حقائق پر اپیل کنندہ کو درست اندازہ لگایا جانا چاہیے۔ اپیل کنندہ کے وکیل نے استدلال کیا کہ اکاؤنٹنگ سالوں میں ان کی طرف سے موصول ہونے والی رقم



کیپٹل ایکریشن کی نوعیت کی تھیں اور اس لیے ان کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ حمایت میں، اپیل کنندہ کے وکیل نے درج ذیل مقدمات پر انحصار کیا؛— راجہ بہادر کا مکشیہ نامن سنگھ بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، بہار اور اڑیسہ جہاں لارڈ رائٹ نے مشاہدہ کیا کہ حصص کی فروخت سے حاصل ہونے والا منافع سرمایہ ہو سکتا ہے اگر بیچنے والا ہے۔ ایک عام سرمایہ کار اپنی سیکورٹیز تبدیل کرتا ہے لیکن بعض صورتوں میں یہ آمدنی ہو سکتی ہے اگر حصص بیچنے والا کوئی سرمایہ کاری کمپنی یا انشورنس کمپنی ہو۔ کیلفورنیا کا پرسنڈیکٹ لمیٹڈ بمقابلہ ہیرس۔ کوپر بمقابلہ اسٹیس لیمنگ بمقابلہ جونز اور ایڈورڈز بمقابلہ ہیرسٹو اور ہیرسن۔ ان معاملات پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس طرح کے لین دین پر لاگو اصول یہ ہے کہ جب ایک عام سرمایہ کاری کا مالک اسے حاصل کرنے کا انتخاب کرتا ہے اور اس کے لئے اس سے زیادہ قیمت حاصل کرتا ہے جو اس نے اصل میں حاصل کی تھی، تو اضافہ شدہ قیمت قابل منافع نہیں ہے انکم ٹیکس پر لیکن جہاں موجودہ صورت حال میں جو کچھ کیا گیا ہے وہ محض وصولی یا سرمایہ کاری کی تبدیلی نہیں ہے بلکہ ایک ایسا عمل ہے جس میں کاروبار کو صحیح معنوں میں آگے بڑھایا جا رہا ہے جس کی وصولی کی گئی رقم قابل تعریف ہوگی۔

جولائی 1948 میں اپیل کنندہ نے بغیر سود کے تقریباً 10,00,000 روپے کی ایک بڑی رقم ادھار لی تھی، اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کے بھائی سے۔ اس نے ایک نیا اکاؤنٹ شروع کیا جس کا نام ہے نمبر 2 انویسٹمنٹ اکاؤنٹ۔ اپیل کے تحت تشخیصی سالوں میں خریدے اور بیچے گئے حصص 4.68 لاکھ روپے سے لے کر 69 ہزار روپے تک کے تھے جسے پہلا اکاؤنٹ کہا جاتا ہے اور 9,64,000 روپے سے یا یہاں تک کہ اگر پورٹ ٹرسٹ ڈیپنچرز کو 3,60,000 روپے سے خارج کر دیا گیا ہے۔ 30,000 روپے۔ حجم اور تعداد اور خریداری اور کل ہولڈنگز میں فروخت کا تناسب اس بات کا ثبوت تھا جس سے انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل اپیل کنندہ کی سرگرمیوں کی اصل نوعیت کے بارے میں اس نتیجے پر پہنچ سکتا ہے۔ جو اصول موجودہ کیس پر لاگو ہوتا ہے وہ وہی ہے جو ہم نے اوپر کہا ہے اور ان شواہد پر جو ٹریبونل کے سامنے تھے، یعنی لین دین کی اہم نوعیت، کتابوں کو برقرار رکھنے کا طریقہ، خریدے گئے حصص کی وسعت۔ اور فروخت کیا گیا اور خرید و فروخت اور ہولڈنگز کے درمیان تناسب، اگر اس مواد پر ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچا کہ اپیل کنندہ حصص کا کاروبار کے طور پر لین دین کر رہا تھا، اس بات کی حمایت کرنے کے لیے مواد کی سماعت ہوئی، تو اس میں مداخلت نہیں کی جا سکتی۔ ہائی کورٹ کے ذریعہ اور ہماری رائے میں اس نے اپیل کنندہ کے خلاف سوال کا اثبات میں جواب دیا۔

دوسرا سوال بالکل بے بنیاد ہے۔ انکم ٹیکس کے معاملات میں رجسٹرڈ ایکٹا نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ اپیلٹ ٹریبونل نے ایک جدول کی شکل میں اپیل کنندہ کی سرگرمیوں کو دکھایا ہے جس میں خرید و فروخت اور ہولڈنگز کی شدت کو ظاہر کیا گیا ہے اور اس لیے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اپیلٹ ٹریبونل کے سامنے یہ فیصلہ دینے کے لیے کھلا نہیں تھا جو اس نے کیا تھا۔

ہماری رائے میں ہائی کورٹ نے اپیل کنندہ کے خلاف درست فیصلہ کیا۔ اس لیے اپیلیں اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہیں۔ اس عدالت میں ایک سماعت کی فیس۔

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔